39524- عمرہ کا حکم

سوال

کیا عمرہ کی ادائیگی واجب ہے یا سنت ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام نے عمرہ کی مشروعیت اوراس کی فضیلت پر اجماع ہے ، اورانہوں نے عمرہ کے وجوب کے بارہ میں اختلاف کیا ہے ، امام ابوحنیفہ ، اورامام مالک رحمہما اللہ تعالی کہتے ہیں کہ عمرہ سنت مستحب ہے نہ کہ واجب ہے ، اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے ۔

انہوں مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کے بارہ میں پوچھا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے ؟ تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں ، لیکن تمہارا عمرہ کرنا افضل ہے ۔ دیکھیں : سنن ترمذی حدیث نمبر (931) ۔

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی ابن عبدالبر ، ابن حجر ، اورامام نووی اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے بھی ضعیف ترمذی میں ضعیف کہا ہے ۔

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں یہ ضعیف ہے ، اس طرح کی حدیث سے حجت قائم نہیں ہوسکتی ، اور عمرہ کے بارہ میں یہ کوئی ثابت نہیں کہ وہ نفلی ہے اھ۔

اورابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ : یہ حدیث ایسی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے جو صحیح نہیں ، اوراس طرح کی حدیث سے حجت ثابت نہیں ہوتی ۔ اھ

اورامام نووی رحمہ اللہ تعالی "المجموع "میں کہتے ہیں کہ : حفاظ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ ضعیف ہے ۔ اھ دیکھیں : المجموع (6/7) ۔

اوراس کے ضعف پر جابر رضی اللہ تعالی عنہ کا قول بھی دلالت کرتا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے ۔

اورامام شافعی اورامام احمد رحمہ اللہ تعالی عمرہ کے وجوب کے قائل ہے ، اورامام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے ، اور عمرہ کے وجوب کے قائلین نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے :

1– عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا عورتوں پر بھی جھاد ہے ؟ تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جی ہاں ، ان پر جھاد ہے جس میں کوئی قتال نہیں وہ حج اور عمرہ ہے ۔

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2901) امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب المجموع (4/7) میں کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے اوربخاری اور مسلم کی شرط پر ہے ۔ اھ، اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اس حدیث سے وجہ استدلال یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ (علیھن) میں کلمہ (علی) وجوب پر دلالت کرتا ہے ۔

2–وہ حدیث جوحدیث جبریل کے نام سے مشہور ہے.جس میں ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام اورایمان اوراحسان اورقیامت اوراس کی نشانیوں کے بارہ میں سوال کیا گیا، اس حدیث کو ابن خزیمہ اوردارقطنی نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے جس میں حج کے ساتھ عمرہ کے زیادتی بھی ہے اوراس کے الفاظ یہ ہیں :

(اسلام یہ ہے کہ تویہ گواہی دے کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبودبرحق نہیں اوریقینا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ تعالی کے رسول ہیں، اورتونماز کی ادائیگی کرے، اورزکاۃ دے، اور بیت اللہ کا حج اورعمرہ کرے، اورغسل جنابت کرے، اوروضوء مکمل کرے، اوررمضان کے روزے رکھے) دارقطنی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں یہ اسناد ثابت اورصحیح ہے۔

3–صبئ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ میں خانہ بدوش نصرانی تھا اورعمررضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اورانہیں کہنے لگا اے امیرالمومنین میں نے اسلام قبول کرلیا ہے اوراپنے اوپر حج اورعمرہ فرض پایا ہے اورمیں نے ان دونوں کا احرام باندھا ہے توعمررضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا : تونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پالیا۔ سنن ابوداود حدیث نمبر(1799) سنن نسائی حدیث نمبر(2719)۔

4–صحابہ کرام کی ایک جماعت کا بھی قول ہے جن میں ابن عباس، ابن عمر، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہم شامل ہے۔

جابررضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : ہرمسلمان پرعمرہ ہے، حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اسے ابن جہم مالکی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اھ

اورامام بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : عمرہ کے وجوب اوراس کی فضیلت کے بارہ میں باب :

اورابن عمررضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : ہرایک پرحج اورعمرہ ہے، اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : اس کا قرینہ کتاب اللہ میں موجود ہے : **{اوراللہ تعالی کے لیے حج اورعمرہ مکمل کرو}** اھ

اوران کا یہ کہنا ہے کہ اس کا قرینہ سے مراد فریضہ حج کا قرینہ ہے۔

اورشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : صحیح یہی ہے کہ حج کی طرح عمرہ بھی پوری عمرمیں ایک بارواجب ہے۔ اھ دیکھیں مجموع فتاوی ابن باز(355/16)۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی الشرح الممتع میں کہتے ہیں :

عمرہ کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ کیا یہ واجب ہے یا سنت ؟ اورجوظاہر ہوتا ہے وہ یہ کہ عمرہ واجب ہے۔ اھ دیکھیں : الشرح الممتع (9/7)

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی اللجنۃ میں ہے :

علماء کرام کے اقوال میں سے صحیح یہ ہے کہ عمرہ کی ادائیگی واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اوراللہ تعالی کے لیے حج اورعمرہ مکمل کرو} البقرۃ(196)۔

اوراس کے بارہ میں احادیث بھی وارد ہیں۔ اھ دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ(317/11)۔

واللہ تعالی اعلم، آپ مزید تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل کتابیں دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (135/5) اورفتاوی ابن تیمیہ (26/5) الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین (9/7)۔

واللہ اعلم .